جناب محمد اسلام حقانی
متعلم دورہ حدیث دارالعلوم

مغربی میڈیا اور عالم اسلام کی صورت حال

اہل نظر اچھی طرح جانتے ہیں کہ دنیائے اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے عالم کفر اور مغربی طاقتیں اپنی پوری توانائی صرف کر رہی ہیں اور یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغربی قوتیں اور یہود و ہنود سے لے کر امریکی سامراج تک تمام عالم کفر متفق و متحد ہے۔ یہودیوں کا تخریبی ذہن روز اول سے اسلام کے خلاف نت نئی سازشوں میں مصروف عمل ہے اور اس وقت مغربی طاقتیں جہاں مسلمانوں کے خلاف مختلف میدانوں میں مصروف عمل ہیں مثلاً سیاسی، معاشی، عسکری، تبلیغی، سماجی، نجی شعبوں میں ان کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ وہاں ان کے پاس مسلمانوں کے خلاف اہم ترین ہتھیار مغربی ابلاغ عامہ بھی ہے اور مسلمان ممالک پوری طرح مغربی میڈیا کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

مغربی پریس میڈیا اور صحافت تو بظاہر انسانیت کے نہایت ہمدرد و بہی خواہ ہیں لیکن عملی دنیا میں پس پردہ ممالک اور اقوام تباہ و برباد کئے جا رہے ہیں اور بالخصوص عالم اسلام اور مسلمان قوم اور پھر مسلمانوں میں راسخ العقیدہ مسلمان اس کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور عالم اسلام کے ابلاغ عامہ اور صحافت بھی مغربی صحافت کے نقش قدم پر قدم رکھ کر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن یہ کیسے اور کیوں ہو رہا ہے؟ ذیل میں اس کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔

صہیونی حکماء اور دانشوروں نے صحافت اور ابلاغ عامہ (میڈیا) کے مسائل کو حل کرنے کے لئے درج ذیل تجاویز پیش کی ہیں۔

(۱) صحافت کے گھوڑے پر پوری طرح سوار ہو کر اسکے مزاج کو درست کرنا ہوگا اور اسکی نکیل پکڑنی ہوگی۔

(۲) ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں میں ایسے صحافتی وسائل قطعاً نہیں ہونے چاہیے جن کے ذریعے وہ اپنی آراء و خیالات کو عوام الناس کے سامنے پیش کر سکیں اور کسی بھی قسم کی کوئی خبر، مضمون، کالم، اداریہ، ہم تک پہنچنے اور ہماری اذن و اجازت حاصل کئے بغیر عوام میں پھیلنے نہ پائے۔

(۳) اپنے ماتحت مختلف قسم کے ایسے اخبارات، رسائل، جرائد، ٹی وی چینلز، ریڈیو اسٹیشنز، ویب سائٹز ہونی چاہیے جو ہر قسم کے جمہوری اور غیر جمہوری، قانونی اور غیر قانونی پارٹیوں جنگجو اور متحارب گروہوں اور وحشیانہ جنگی نظاموں کی تائید حمایت کرتے ہوں جو ہمارے دشمن کی سالمیت کے لئے خطرناک ہوں۔

(۴) ہمیں اتنی پاور رکھنی چاہئے کہ جب ہم چاہیں قوموں میں شورش برپا کردیں اور جب ہم چاہیں اُسے دبا کر خاموش کردیں۔

(۵) معاشرے کے نکمے رزیل لوگوں کو صحافت اور ابلاغ عامہ کے اعلیٰ ترین مناصب تک، پہنچا دیں بالخصوص اخبارات، رسائل جرائد، ٹی وی چینلو، ریڈیو اسٹیشنز، ویب سائٹز کی ذمہ داریاں انکے حوالہ کریں جو ہماری مخالفت کا دم بھرتے ہوں اور پھر انکی نافرمانی کی صورت میں انکے عیوب کو طشت از بام کردیا جائے اوران کا خاتمہ کر کے دوسروں کیلئے باعث عبرت بنادیں۔

تو آیئے اب ان پانچ تجاویز کو مدنظر رکھ کر مغربی میڈیا کا اثر رسوخ بیان کریں آپ۔ نے بے شمار اخبارات میں دیکھا ہوگا کہ خبر کے حوالہ کے لئے ایسوسی ایٹ پریس کا نام درج ہوتا ہے۔ یہ ایجنسی دنیا کے کم وبیش دس ہزار اخبارات کو روزانہ خبریں فراہم کرتی ہے اور ایک ارب سے زائد افراد (تعلیم یافتہ وغیر تعلیم یافتہ) ان خبروں کو موضوع بحث بناتے ہیں اوران کے اثرات قبول کرتے ہیں اور شعوری یالاشعوری طور پران کے رنگ میں رنگتے چلے جاتے ہیں۔ مغربی میڈیا کی معروف ایجنسیاں جو دنیا کے تمام اخبارات رسائل ٹی وی چینلو ریڈیو اسٹیشنز کو خبریں فراہم کرتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(۱) ایسوسی ایڈ پریس (A.P) اس ایجنسی کے ساتھ ۱۳ سو روزنامے اور ۳۷۸۸ ریڈیو اور ٹی وی چینلو وابستہ ہیں۔ (۲) نیویارک ٹائمز نیوز سروس (NYTNS) یہ امریکن میڈیا کی سب سے بڑی ایجنسی ہے۔

(۳) یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل (UPI) اس سے ۱۱۳۵ اخبارات اور ۳۶۹۶ ریڈیو ٹی وی چینلو وابستہ ہیں اور تمام دنیا میں اسکے 200 مراکز ہے۔ (۴) واشنگٹن پوسٹ (W.P) (۵) لاس اینجلس ٹائمز نیوز سروس (LITNS)

(۶) انٹرنیشنل ہیرالڈ ٹربیول (IHT) (۷) رائٹر (REUTER) جو 75 اخباری مراکز کے ذریعے 150 ممالک کے اخبارات رسائل ریڈیو سٹیشن ٹی وی چینلو کو خبریں فراہم کرتی ہے۔

ان اداروں کو دنیا کی بڑی خبر رساں ایجنسیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ٹائم، نیوز ویک، وال سٹریٹ جنرل ریڈرڈ ائجسٹ، اکانومسٹ وغیرہ کا شمار انتہائی موقر جرائد میں کیا جاتا ہے ان جرائد کی خبروں، تجزیوں اداریوں، مضمونوں، کالموں، اشتہاروں، کارٹونوں کے ذریعے ایک طرز اور اسلوب پر قاری کی تربیت ہوتی چلی جاتی ہے اور جو چیز شروع میں ناخوب ہوتی ہے آہستہ آہستہ خوب سے خوب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

ہفت روزہ ٹائم امریکہ۔ یہ دنیا کے ہر کونے میں پڑھا جاتا ہے۔ کم وبیش ہر ملک میں اور اسکے بڑے، شہروں میں اسکے نمائندے موجود ہیں جسکی مجموعی تعداد کئی ہزار ہے۔ آج سے 25 سال قبل کئی ممالک کے حکمران طبقہ بیورکریسی اور امراء اور اخباری صنعت سے وابستہ ڈھائی کروڑ افراد اسکا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرتے تھے۔ اسطرح ماہنامہ ریڈر

ڈائجسٹ کی کم وبیش 25 سال قبل امریکا سے باہر فروخت ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد تھی یونائیڈ پریس (UP) آج سے 25 سال قبل اڑتالیس زبانوں میں خبریں جاری کرتا تھا اور آج بھی یہی ادارے تمام عالم کفر اور عالم اسلام کو خبریں فراہم کررہے ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق ان میں سچ اور جھوٹ کی بھر مار کررہے ہیں۔ ہمارے آئیں ونظر غور وفکر اور طرز عمل پر میڈیا نے کس سائنسی انداز سے اثرات مرتب کئے ہیں اسکا ایک سرسری جائزہ لینے سے محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان کے اثرات کے آگے نہ صرف بے بس ہیں بلکہ دور دور تک اس یلغار کا مقابلہ کرنے کے آثار نہیں ہیں پوری دنیا میں عیسائیوں کے زیر اثر 1580 ٹی وی چینلز اور ریڈیو اسٹیشن کام کررہے ہیں اور پوری دنیا میں 21000 ہزار میگزین عیسائیوں کی سرپرستی میں شائع ہورہے ہیں اور کثیر الاشاعت ماہنامہ ''پلین ٹرتھ'' جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتا ہے اسکی اشاعت 76,71,000 ہے اور اس کی مفت تقسیم کی جاتی ہے۔ اسکے مقابل میں اسلامی دنیا سے شائع ہونے والے رسائل، جرائد، اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کا جائزہ لیا جائے تو افسوسناک صورت حال سامنے آتی ہے کہ ساری اسلامی دنیا میں کوئی ایسا اخبار نہیں نکلتا جسکی روزانہ اشاعت 15 لاکھ سے متجاوز ہو اور یہی صورت الیکٹرانک میڈیا کی بھی ہے۔ 57 کے لگ بھگ اسلامی ممالک سے 3500 کے قریب اخبارات، رسائل، و جرائد شائع ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے اقلیتی ممالک سے 1544 روزنامے اور 1075 ہفت روزے اور 1235 ماہنامے مختلف قسم کے معیاری اور غیر معیاری مجلے شائع ہورہے ہیں یہ مختلف زبانوں میں ہیں 19 فیصد انگریزی، 11 فیصد عربی اور باقی اردو اور مقامی زبانوں میں بہر حال مسلم ممالک میں جو اخبارت، رسائل، جرائد، قومی ہوں یا علاقائی ہوں یا کسی بھی زبان میں ہوں وہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی خبر جاری نہیں کرسکتے بلکہ یہ اخبارات مغربی زہر آلودہ بین الاقوامی خبر رساں ایجنسیوں سے خبریں حاصل کر کے اپنا کام چلاتے ہیں اسلامی ممالک کی صحافت اور ابلاغ عامہ (میڈیا) مغرب کے زیر اثر کام کررہا ہے۔

اسی طرح مسلم ممالک کے اخبارات میں چھپنے والے مضامین، آرٹیکلز، کالمز کے اصل مصنف ''رائیٹرز'' مسلم ممالک سے تعلق نہیں رکھتے اور جو کالم نگار مسلم ممالک سے تعلق رکھتے بھی ہوں تو انکے ہاتھ مغرب کے زیر اثر حرکت کرتے ہیں اکثر کالم نگار خواہ کسی ملک اور زبان سے تعلق رکھتے ہوں سیکولر، لبرل، روشن خیال کمیونسٹ، ماڈرنسٹ اور مغرب زدہ ہوتے ہیں اور کچھ ضمیر فروش بھی تو مسلمانوں کا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ سارا فائدہ مغرب کو ہی ہوتا ہے۔

اس طرح اسلامی دنیا میں بی بی سی (BBC)، سی این این (CNN)، اے ایف پی (AFP)، وی او جی (VOG) اور وی او اے (VOA) کے مقابل کا کوئی خبر رساں ادارہ نہیں ہے اور جو کچھ ہیں تو وہ مغرب سے چند قدم آگے ہیں گویا مغرب کی چال چلتے ہیں اور جو لوگ الجزیرہ ٹی وی چینل کی بات کرتے ہیں کہ یہ اسلامی میڈیا ہے تو ذرا سوچئے! یہ ہرگز اسلامی میڈیا نہیں بلکہ یہ ایک پروپیگنڈہ چینل ہے امریکی مفادات کے لئے کام کررہا ہے۔ ذرائع ابلاغ

کا میدان مسلمانوں نے خالی چھوڑ دیا ہے اس شعبہ میں اگر مسلمان مار کھا رہے ہیں تو یہ صیہونی سازش سے زیادہ داخلی وجوہات کا نتیجہ ہے یہودیوں کا صرف ایک آدمی (رابرٹ مردوح) صرف چار براعظموں میں ایک سو پچیس روزناموں کا مالک ہے جنکی ایک ہفتے میں چار سو کروڑ کاپیاں شائع ہوتی ہیں صرف لندن ٹائمز، سنڈے ٹائمز اور سن کے قارئین کی تعداد ایک کروڑ ہے۔

اسکے علاوہ یہ آدمی بہت سے رسائل وجرائد کا مالک بھی ہے۔ اسی طرح یہودی میگزین (The Watch Tower) 72 زبانوں میں 54 لاکھ کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ دوسرا رسالہ اویک (Awake) 5150000 کی تعداد میں 62 زبانوں میں شائع ہوتا ہے اور اس وقت ایشیا کی سب سے بڑی میڈیا ایجنسی ''انوسٹر رابرٹ مڈوک'' یہ بھی یہودیوں کی ہے یہ نئے نئے چینلز جو آئے روز منظر عام پر آ رہے ہیں مثلاً زی ٹی وی، کیو ٹی وی اسکے علاوہ ایشیائی ممالک کے ایسے اخبارات، جرائد رسائل جو ناشائستہ تصاویر، رپورٹیں، خبریں، سرخیاں چٹکلے، کارٹون، کالمز، جیو ٹی وی، خیبر ٹی وی آج ٹی وی نشر و شائع کر رہے ہیں یہ سارے اخبارات، رسائل، ٹی وی چینلز، مڈوک کے زیر اثر کام کر رہے ہیں۔ اس وقت صرف پاکستان کے نجی شعبہ میں ستر ٹی وی چینلز معروف عمل ہیں اور یہ سب ملٹی نیشنل ادارے چلا رہے ہیں لہٰذا مسلمانوں کی موجودہ صحافت مغربی قواعد وضوابط اور اصولوں کی پابند ہے گویا کہ جرنلزم اور ابلاغ عامہ (میڈیا) کا شعبہ قطعی طور پر مغرب کی جاگیر بن چکا ہے کیونکہ مسلم میڈیا کی جڑیں اسلامی قوانین کے مطابق نہیں حالانکہ مسلم ممالک کے میڈیا اور صحافت کو صرف اسلام ہی سے رہنمائی حاصل کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں ہمارے اپنے دینی عناصر کا رویہ یہ ہے کہ میڈیا ہمارا شعبہ نہیں ہے۔ یہ تو حکومت کا کام ہے یاللعجب! میڈیا میں ہمارے علمائے کرام کے پاس چند مخصوص اشاعت کے چند سو ماہنامے، سہ ماہی، ششماہی سالنامے اور ہفت روزے ہیں وہ بھی اکثر غیر معیاری اور صرف اپنے ادارے مدرسے اور تنظیم کے ترجمان کے طور پر کام کر رہے ہیں یا ایک آدھ نا کام اخبار وہ بھی خبریں سیکولر میڈیا سے نقل کرتا ہے اور کالموں میں اکثر کالم نگار مغربی میڈیا کے اعداد وشمار اور جغرافیہ اور نقشے لے لیتے ہیں اسکے علاوہ نہ کالموں کیلئے درکار افراد کار موجود ہیں جو مسلمانوں کی صحیح ترجمانی اور رہنمائی کر سکیں اور بہت سے کالم نگار تو مکھی پر مکھی مارنے والے ہیں مغرب کا صرف ایک آدمی ''آرٹ بک والڈ'' کو لیں جن کو شہنشاہ کالم کا خطاب دیا تھا صرف ان کے کالمی مجموعوں کی تعداد سات ہزار سے زیادہ ہے۔ وہ چھ سو اخبارات میں کالم لکھا کرتے تھے وہ پورے مغرب میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا کالم نگار تھا۔ لیکن مسلم قوموں میں ایسے افراد بہت کم ملتے ہیں۔ صرف پاکستانی کالم نگاروں کو لے لیجئے 99 فیصد کالم نگار سیکولر ذہنیت کے حامل افراد ہیں تو ان کی کالمز میں لادینیت کے سوا اور کیا ہوگا؟ الا ماشاء اللہ چند افراد ایسے ہیں جو مسلمانوں کی صحیح ترجمانی اور تربیت کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ حضرات جن اخبارات میں لکھتے ہیں وہ بہت محدود ہیں اور بعض قلمکار ایسے بھی ہیں جو مغرب کے مکر وفریب افکار ونظریات کو جانتے بھی ہیں اور اسکا ترکی بہ ترکی

جواب بھی دے سکتے ہیں مگر المیہ یہ ہے کہ وہ اخبارات میں نہیں لکھتے مثلاً ڈاکٹر خالد علی انصاری صاحب، ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری۔ ڈاکٹر علی محمد رضوی، زاہد صدیق مغل یہ حضرات صرف رسالوں اور مقالوں تک محدود ہیں۔ مسلم صحافت میں راسم العقیدہ مسلمانوں کے ترجمان صرف چند اخبارات کچھ عرصہ سے جاری ہیں۔ اور پاکستانی مسلم قوم کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کر۔ تے ہیں اور مغربی افکار اور تہذیب اور گمراہوں اور جدیدیت کے خطرناکیوں سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں لیکن یہ تعداد بہت کم اور زبان بھی محدود ہے لیکن پھر بھی یہ قومی سطح پر کچھ نہ کچھ کام کر رہے ہیں لیکن بین الاقوامی سطح پر محدود ہیں۔ یہ اندھیری رات میں جگنو کے مترادف ہیں ویسے تو اخبارات رسائل جرائد بہت ہیں عربی انگریزی اردو، اور دیگر زبانوں میں بہت سے ممالک سے شائع ہوتے ہیں لیکن ان میں اکثر مغرب کے زیر اثر کام کر رہے ہیں۔ ان چند اخبارات و رسائل کے علاوہ نہ ہمارے پاس ریڈیو اسٹیشنز ہیں نہ ٹی وی چینلز نہ ویب سائٹز جو اسلامی قوانین کے مطابق مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کریں اور دشمن کے پروپیگنڈوں کے جواب دے سکیں اور جہاں تک میڈیا کی آزادی کی بات ہے جب میڈیا اسلامی امور و اقدار ٗروایات ٗمذہب ٗمجاہدین ٗعلماء کرام اور دینی مدارس پر تنقید کریں تو آزاد ہے لیکن مغربی نام ونہاد جمہوریت پر کوئی تنقید نہیں کر سکتا ہے جو بھی آتا ہے مغربی جمہوریت اور اس کے نظام کی تعریف کرتا ہے لہٰذا میڈیا اتنا ہی ''آزاد'' ہے جتنی ''آزادی'' اسکو عالمی خبر رساں ایجنسیوں کی طرف سے ملتی ہے کوئی بھی خبر، سرخی، رپورٹ، کالم، اداریہ ان عالمی ایجنسیوں کے بغیر منظر عام پر نہیں لا سکتے اس کے علاوہ دنیا کے 95 فیصد کتب پریس کلبز ٗ لائبریریوں، پبلیشرز دار المطالع مغرب کے کنٹرول میں ہیں اور ترقی پسند ادیبوں، دانشوروں کا ٹولہ ان کے لئے کام کر رہا ہے جتنی بھی کتابیں ڈائجسٹ ناول افسانے اور شاعری کی کتابیں منظر عام پر آ رہی ہیں اکثر مغرب ہی کے زیر اثر لکھی جا رہی ہیں۔ اس لئے لٹریچر بھی ابلاغ عامہ کا ایک اہم جز ہے تو انہوں نے اس کو بھی اپنے کنٹرول میں شروع سے رکھا ہے پھر پاکستانی صحافیوں کے حقوق کے لئے ایک تنظیم ''پاکستان'' فری لانس جرنلسٹ ایسوسی ایشن جب بنائی گی تو وہ بھی بدقسمتی سے ''انٹرنیشنل فیڈریشن آف جرنلسٹس'' کے زیر اثر آ گئی۔ اب اگر میڈیا وار میں کوئی کردار ادا کرنا ہے تو اجتماعی کوششوں کو بروئے کار لا کر اپنا پلیٹ فارم بنانا ہوگا تاہم مشترکہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے پلیٹ فارم بنانا ممکن نہ ہو تو مشترکہ نیوز ایجنسی وغیرہ تو بنانا چاہیے۔ جب تک ہم دشمن کو دشمن کی زبان میں جواب نہیں دیں گے ہم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس وسائل کی کوئی کمی بھی نہیں ہے۔ صرف پاکستان کے دینی مدارس کے چار وفاقوں کے دینی جرائد کے بجائے چند معیاری روزنامے اور چند معیاری ہفت روزے اور چند معیاری ماہنامے سہ ماہی رسالے ششماہی رسالے سالنامے جاری کریں جو مختلف زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں اسکی اشاعت ہو تو کچھ نہ کچھ ہم مغرب کے مقابلے کے قابل ہو جائیں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اُمت مسلمہ کو مغربی قوتوں کے مقابلہ کی طاقت نصیب فرمائے آمین